منگل
26 ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 215 | منگل-29 ربیع الثانی-1416ھ' 26 تبوک 1374ھش' 26-ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقین ہی ہے جو خدا تعالیٰ کا عاشق بناتا ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو' کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص رو بدنیا ہوتا ہے وہ تھوڑی دور چل کر رہ جاتا ہے کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں آخر آکر ہلاک کر دیتی ہیں' لیکن جو شخص ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ رو بخدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کے لئے اس کی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ دنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے' اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے' لیکن یہ رُو بخدا شخص جس کی دنیا خادم کی جاتی ہے۔ دنیا اور اس کی لذتوں میں کوئی لذت نہیں پاتا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے' کیونکہ وہ لطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ کسی اور طرف ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 150)

تربیت کا اہم پہلو نرم اور پاک زبان کا استعمال ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے) یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے' وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے' جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں' اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں' اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں' سختیاں کیں' اور بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں' ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن

باقی صفحہ 7 پر

حضرت امام جماعت الثالث کا اہم ارشاد

○ موصی کا (کلام الہی) سے دائمی تعلق:۔ موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الہی) کے سیکھنے' (کلام الہی) کے نور سے منور ہونے' (کلام الہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 5۔ اگست 1966ء
الفضل 10۔ اگست 1966ء)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب نائب مہتمم مقامی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ باصرہ عطیہ بنت چوہدری محمد امین صاحب حال دار الصدر جنوبی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم تنویر احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر عمومی ربوہ و نائب افسر جلسہ سالانہ بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مورخہ 10۔ ستمبر 1995ء کو دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے احاطہ میں فرمایا۔ اور رخصتانہ کی تقریب میں دعا کروائی۔ مورخہ 11۔ ستمبر 1995ء کو دفتر انصار اللہ پاکستان کے احاطہ میں ولیمے کا اہتمام کیا گیا۔ عزیزہ باصرہ عطیہ محترم محمد دین صاحب (وفات یافتہ) درویش آف تہال ضلع گجرات رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی ہیں اور مکرم تنویر احمد صاحب چوہدری رحمت خان صاحب (وفات یافتہ) آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات سابق امام بیت الفضل لنڈن کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت

○ مکرم حمید احمد بھٹی صاحب ولد مکرم منظور احمد سعید بھٹی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-6-3 کو کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے توحید احمد عطا فرمایا ہے۔

یہ بچہ مکرم علی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ آف گھانوالی ضلع سیالکوٹ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- تبوک 1374 ھش 26 - ستمبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

1- سچا رجوع اس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا سے رضاء انسانی مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقرّبین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے (-) اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے' اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو دین حق کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے' کیونکہ (دین حق) سے یہی مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے' لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔

2- دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوّت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔

3- جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف (دین حق) میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔

مجھ کو تنقید کا فن آتا تو مَیں کچھ کہتا
بات یہ ہے کہ یہی بات مقدّر میں نہیں
میں تو کم فہم ہوں سادہ سی زباں لکھتا ہوں
وہ بھی ایسی کہ مزہ قند مکرّر میں نہیں

ابوالاقبال

قارئین الفضل کے ہیں منتظر
آپ کی ایمان افزا بات کے
آپ پر فضل خداوندی کا ذکر
تذکرے ہوں اس کے انعامات کے

میں نے جو کہنا تھا میں کہتا رہوں گا عمر بھر
میں کسی نقّاد کی تنقید سے ڈرتا نہیں
جو کوئی چاہے کہے کہتا رہے' کہتا رہے
میں زبانِ حال سے تردید بھی کرتا نہیں

میری غزلوں کو لوگ گائیں گے
اور گانے کی داد پائیں گے
یہ نہ سوچیں گے ہے غزل کس کی
نام بھی میرا بھول جائیں گے

اختلافات کو کرو برداشت
خوب گھل مل کے زندگی کاٹو
اور بڑھنے نہ دو اسے ہرگز
پیار سے اس خلیج کو پاٹو

ہم نے محنت کو اپنایا' وقت پہ کام کیا
گو محدود تھا حلقہ اپنا' کچھ تو نام کیا
راتوں کو کچھ تیل جلایا نیندوں سے منہ موڑا
وقت ہے سرپٹ دوڑنے والا اس کو رام کیا

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان کے دلوں پر سے پردہ اٹھاوے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت سے میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو آپ بشارت دیتا ہے تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلے یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن انسان کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّ شانہ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔ اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ ان کی دعائیں جو ظاہری امیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دے دیتا ہے۔ تب ان کے دل تسلی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہے۔ مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں سے ہی ہوتا ہے اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور اپنی روح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبول دعا کی بشارت دیتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت الثانی نے 1945ء میں فرمایا۔

ہماری جماعت میں یہ بھی ایک عادت ہو گئی ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملیں گے تو کہیں گے کہ دعا کرنا۔ یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کہنے والے کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دعا کرے گا۔ اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور بطور رواج کے کہہ کر آگے چل پڑتے ہیں جیسے انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے ہیں اس بات کو اگر بطور رسم کے جاری رکھا جائے تو اس طرح آہستہ آہستہ دعا کی عظمت جاتی رہتی ہے۔ ہمیشہ ایسے آدمی کو دعا کے لئے کہنا چاہئے جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دعا کرے گا۔ اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے مت کہو۔ تاکہ دعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہو جائے۔ اور جن لوگوں کو دعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان سے دعا کے لئے کہا ہو اس کے لئے ضرور دعا کریں۔ خواہ کسی رنگ میں اس کا نام لے کر یا مجموعی طور پر جس طرح ممکن ہو۔ کیونکہ ہر چیز انسان کو یاد نہیں رہ سکتی، اور خصوصاً ایسے لوگوں کو جنہیں ہر ایک شخص کا نام یاد نہیں رہ سکتا جنہیں سینکڑوں آدمی دعا کے لئے کہنے والے ہوں۔ اس کے لئے ایک طریق تو ہے کہ جس وقت کوئی شخص دعا کے لئے کہے اسی وقت اس کے لئے دعا کر دی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مجموعی دعا نام لے کر یا بغیر نام کے کسی دوسرے وقت میں کر دی جائے۔ میں موقعہ کے مطابق دونوں طریق اختیار کرتا ہوں۔ کیونکہ سب درخواست دعا کرنے والوں کے نام یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے جن کے نام مجھے یاد ہوتے ہیں ان کے نام لے کر اور جن کے نام یاد نہیں ہوتے ان کے لئے مجموعی طور پر دعا کر دیتا ہوں۔ کہ اے خدا جنہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے اور ان کے نام مجھے یاد نہیں تو انہیں ان کی نیک اغراض اور نیک ارادوں میں کامیاب فرما۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک پوری توجہ اور درد نہ ہو۔ دعا کرنے اور دعا کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر پوری توجہ نہ ہو تو یہ بھی ایک عادت ہی کہلائے گی۔ جیسے بعض لوگوں کو قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر بات پر خدا کی قسم کھاتے چلے جاتے ہیں۔ نہ انہیں کوئی قسم کھانے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا حاکم بیٹھا ہوتا ہے۔ جو انہیں قسم کھانے کے لئے کہے۔ بلکہ وہ بلاوجہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں اس سے قسم کی عظمت اور رعب باقی نہیں رہتا۔ اس لئے بلاوجہ قسم کھانے سے (۔) نے انہیں روکا ہے۔ جس طرح بلاوجہ قسم کھانے سے قسم کی عظمت مٹ جاتی ہے۔ اسی طرح بطور عادت دعا کے لئے کہنے سے دعا کی عظمت قائم نہیں رہتی۔ ہمیشہ دعا کے لئے کہنے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ شخص جس کو میں دعا کے لئے کہنے لگا ہوں میرے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اگر میں اس کو دعا کے لئے کہوں تو اس کے دل میں ضرور تحریک ہوگی۔ وہ درد کے ساتھ میرے لئے دعا کرے گا۔ اور میری تکلیف اور میرے غم میں شریک ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے شخص کو دعا کے لئے بے شک کہو۔ ورنہ بغیر اس کے تو ایک عادت ہی ہے جیسا کہ قسمیں کھانے والے ایک ہی بات میں واللہ باللہ ثم تاللہ کتنی بار قسمیں کھا جاتے ہیں۔ پس (صاحب ایمان) کو ایسی باتوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں (صاحب ایمان) کی یہ شان بتائی ہے کہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

پس دعا کے لئے میں نے جو اصول بیان کیا ہے اسے ہمیشہ مد نظر رکھو۔ کہ ایسے شخص کو دعا کے لئے کہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ اس کے دل میں تمہارے لئے واقعی درد ہے۔ جیسے بیٹا ماں کو دعا کے لئے کہے یا بیوی خاوند کو دعا کے لئے کہے۔ یا ماں بیٹے کو دعا کے لئے کہے یا باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو دعا کے لئے کہے۔ یا بھائی بھائی کو کہے یا بھائی بہن کو کہے یا بہن بھائی کو کہے، یہ ایسے رشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے درد ہوتا ہے یا ایسا گہرا دوست ہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو۔ کہ تمہارے دکھ اور تکلیف میں وہ تمہارے رشتہ داروں کی طرح شامل ہے ورنہ رسمی طور پر دوسرے کو دعا کے لئے کہنا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقین عمل

خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں سے ملنے کے لئے آتا ہے تو وہ کبھی سیلابوں کی صورت میں آتا ہے کبھی زلزلوں کی صورت میں آتا ہے اور کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ جو لوگ خدمت خلق کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے اس کے قریب کو پا لیتے اور اس کی جزا کو حاصل کر لیتے ہیں۔ گویا ان کی مثال ان دلہنوں کی سی ہوتی ہے جن کے پاس تیل تھا اور جب دولہا آیا تو اس کے ساتھ چل پڑیں۔ مگر جو لوگ ایسے موقعہ پر دوسروں کی خدمت کرنے سے گریز کرتے ہیں ان کی مثال ان دلہنوں کی سی ہوتی ہے۔ جن کا تیل ختم ہو گیا اور وہ دولہا کے ساتھ نہ جا سکیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دولہا نے انہیں اپنی دلہنیں بنانے سے انکار کر دیا۔ پس خدام الاحمدیہ کے وہ افسر جنہوں نے اس موقعہ پر غفلت اور کوتاہی سے کام لیا ہے ان کے متعلق تحقیق کر کے انہیں سرزنش اور تنبیہ کرنی چاہئے۔ ان کا فرض تھا کہ وہ اپنے فرض کو ادا کرتے۔ ان کا فرض تھا کہ وہ رات دن کام کرتے اور اس خطرناک مصیبت کے وقت لوگوں کی ہر رنگ میں اعانت کر کے اپنے فرض کو ادا کرتے۔ مگر انہوں نے بہت بڑی کوتاہی کی ہے بہت بڑی کوتاہی سے کام لیا ہے اور اب خدام الاحمدیہ کے افسروں کا یہ کام ہے کہ وہ ان کو سرزنش کریں۔

دو تین سال تک انہیں محنت کرنے کا کیا فائدہ جب عین اس موقعہ پر جبکہ خدا نے ان کا امتحان لیا وہ فیل ہو گئے۔ اگر وہ اس امتحان میں شامل ہو جاتے اور خراب پرچے کرتے تب بھی وہ اتنا کہہ سکتے تھے کہ ہم امتحان میں تو شامل ہو گئے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے پرچے اچھے نہیں ہوئے۔ مگر ان کی تو یہ کیفیت ہے کہ وہ اس امتحان میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ امتحان کے کمرے میں انہوں نے قدم بھی نہیں رکھا۔ اور پرچے کو انہوں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کیا تم سمجھتے ہو ایسے لوگوں کو خدائی یونیورسٹی کی طرف سے کوئی سند ملے گی۔ سند کیا وہ تو ایسے لوگوں کا نام اپنے رجسٹروں سے نکال باہر کرے گی۔ پھر صرف باہر کے خدام الاحمدیہ پر ہی نہیں بلکہ مرکز پر بھی مجھے افسوس ہے کہ اس نے کیوں اب تک اس بارے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا اور کیوں مجھے یہ کہنے کی ضرورت پیش آئی۔ انہیں تو چاہئے کہ جب بھی وہ سنیں کہ لوگوں پر کوئی مصیبت آگئی ہے وہ اس کو دور کرنے کے لئے ایسے رنگ میں کام کریں جو دوسروں سے بہت زیادہ شاندار اور ممتاز ہو۔ ہم صرف اتنی بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ ہمارے خدام نے دوسرے لوگوں جتنا کام کیا ہے۔ بلکہ ہماری خوشی اور ہماری مسرت اس بات میں ہے کہ ہماری جماعت کے خدام الاحمدیہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سردار بشیر احمد انجنیئر

تدبیر اور دعا

سردار بشیر احمد صاحب انجنیئر اپنی خود نوشت داستان حیات میں لکھتے ہیں:-

اپنے بیٹے لطیف احمد کا ذکر تو یہاں ختم ہوا۔ اب پھر حافظ آباد کی بات کریں۔

واپڈا کالونی حافظ آباد میں ایک افواہ پھیلی کہ سردار بشیر نومبر میں ریٹائر ہو رہا ہے۔ میں نے گاڑی پکڑی اور بیوی کے ساتھ لائل پور کی طرف چل دیا۔ دعائیں کرتا ہوا پنڈی بھٹیاں پہنچ کر ڈاکٹر محمد شفیع صاحب (اب وفات یافتہ) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں جو کہ نہایت درجہ نیک' دعاگو' مستجاب الدعوات منکسر المزاج بزرگ تھے۔ ان سے مل کر عرض کیا کہ ملازمت میں پچپن سال عمر کے بعد توسیع کے لئے جو کمیشن لاہور ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اس میں میں درخواست نہ دے سکا۔ تو مجھے ملازمت میں توسیع نہیں ملی۔ غلطی تو میری تھی۔ ورنہ توسیع ملنا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اب میں چیف انجنیئر محکمہ انہار کے دفتر لائل پور جاکر کوشش کرتا ہوں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے انہوں نے بہت دعائیں دیں اور میرے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ آپ فکر ہی نہ کریں۔ آپ کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔ بار بار بڑی آہستگی سے یہ فقرہ دہراتے رہے۔ آنکھیں بند تھیں۔ میری کمر پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ ان سے رخصت ہو کر لائل پور دفتر نہر پہنچا۔ میری بیوی ساتھ تھی۔ سفر میں عورت کا ساتھ ہونا حفاظت کی گارنٹی ہوتا ہے۔ قریشی افتخار علی صاحب ایس۔ سی ہیڈ کوارٹر سے ملا۔ انہوں نے فائل منگوائی اور بتایا کہ کمیشن میں آپ کا نام ہی نہیں۔ تو توسیع کیسے ہو سکے گی اور مزید کچھ مشورہ نہ دے سکے۔ میں یہاں سے سیدھا اریگیشن سیکرٹریٹ لاہور پہنچا۔ اور کرنل عبدالحئ انڈر سیکرٹری سے ملا۔ انہوں نے کیس منگوا کر میرا سارا معاملہ سن کر کیس پر کچھ نوٹ دیا اور کہا کہ میں نے آپ کو پوری مدت کے لئے توسیع ملازمت دے دی ہے۔ پندرہ دن میں نوٹیفکیشن ہو جائے گا۔ میں نے شکریہ ادا کیا تو بولے اللہ فضل کرے گا۔ جب نوٹیفکیشن آیا تو اس میں کوئی ذکر نہیں تھا۔ میں دوبارہ ان سے ملا انہوں نے ایک ایس۔ او۔ کو جو سندھی تھا بلا کر ڈانٹا۔ پھر مجھے بھیج دیا۔ آئندہ جو نوٹیفکیشن آیا اس میں تمام تاریخیں غلط درج تھیں میں پھر ان کے پاس لاہور آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص تصرف دکھانے کو کرنل صاحب کو بیمار کر دیا۔ میں ان کو ملنے ان کی کوٹھی ایمپریس روڈ پر چلا گیا۔ بیوی کو اندر بھیجا کہ صرف خیرت دریافت کرنے آیا ہوں۔ ایک بچی نے کھڑکی میں سے بار بار کہا کہ اندر آئیں اس کے اصرار پر میں اندر گیا تو

ایک شخص نے جو چارپائی پر لیٹا تھا اپنے منہ پر سے چادر ہٹائی اور سلام کہا۔ آپ کہاں سردار صاحب۔ آئیں بیٹھیں۔ آپ تو میرے استاد کے بیٹے ہیں۔ کہیں کیسے آنا ہوا۔ یہ صاحب میاں عبدالحق ایڈووکیٹ ایبٹ آباد حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ میں ان سے سرکاری ڈیوٹی پر جاتے ہوئے کئی بار ایبٹ آباد میں ملتا رہتا تھا۔ میرا مقصد سن کر اٹھے اور یہ کہہ کر اندر گئے کہ عبدالحئ آپ کا کام ضرور کرے گا۔ اندر سے آئے تو کہا اب عبدالحئ ٹھیک ہے۔ کل آپ دفتر میں ان سے ملیں۔ یہاں مجھے علم ہوا کہ میرے کام کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کو انڈر سیکرٹری لگایا ہوا تھا۔ اور وہ جونہی میرا نوٹیفکیشن ہوا اس سیٹ سے کہیں اور چلے گئے۔

کرنل صاحب نے فائل منگوا کر اپنے سامنے درستگی کر کے مجھے دکھائی اور پرنٹنگ پریس کو بھیج کر مجھے رخصت کیا۔

ایک صبح حافظ آباد میں مجھے لاہور سے فون آیا کہ ڈی۔ جی صاحب حافظ آباد آ رہے ہیں۔ میں نے ریسٹ ہاؤس میں چائے تیار کروا چھوڑی۔ ڈی۔ جی۔ صاحب کے ہمراہ میرا ایس۔ ای۔ سلیم اور امریکن ٹھیکیدار مسٹر ہنٹ حافظ آباد میں اکٹھے پہنچے۔ چائے پی رہے تھے تو ڈی جی۔ صاحب رفیق قریشی نے کہا سردار صاحب مبارک ہووے میں سمجھ گیا اور کہا خیر مبارک۔ ایس۔ ای۔ نے کہا "ایہہ وچوں وچوں کی گل اے سانوں وی دسو" تو ڈی جی نے کہا کہ آج صبح میں ڈاک دیکھ رہا تھا اس میں سردار بشیر احمد صاحب کی ملازمت میں توسیع کا نوٹیفکیشن دیکھا تو میں نے کہا خود چل کر ان کو مبارکباد دے آؤں۔ اس لئے چلا آیا اور اب واپس جاتے ہیں سلام کیا اور لاہور چلے گئے۔

آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ میں نے افواہ سنی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے دعا دی لاہور میں تین بار جانا پڑا دو ملاقاتوں کے بعد تیسری پر پتہ لگا کہ انڈر سیکرٹری میرے بزرگ احمدی دوست کا بیٹا ہے۔ اس نے میرا کام کیا اور اس کے بعد ان کا تبادلہ ہو گیا اور مبارکباد دینے کو ہمارے محکمہ کا سب سے بڑا افسر خود حافظ آباد چل کر آیا۔ یہ سب کچھ تصرف الٰہی کے ذریعہ ہوا اور یہ ساری عزت اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشی۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ پھر تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ میں تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔ خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 14 جنوری 1955ء

ہماری تاریخ

The TRUTH 14-1-1955

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا کے ایک سابق طالب علم مدثر ابی اولا جو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد نائیجیریا کی حکومت کی طرف سے مختلف ممالک میں سفیر مقرر کئے گئے۔ اور جن کے والد صاحب عبدالعزیز ابی اولا جماعت کے نائب صدر تھے نے 14۔ جنوری 1955ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے متعلق ایک مضمون لکھا۔ جس میں اس کی ترقی کی منازل کے سنگ میل پیش کئے۔

آپ نے کہا کہ یہ سکول ابتدائی طور پر ایک احمدیہ پرائمری سکول اسافو کی بوسیدہ عمارت میں کھولا گیا تھا۔ جو منزل بہ منزل ترقی کرتا چلا گیا۔ انہوں نے پانچ سال کے قیام کے بعد دیگر سکولوں کے ساتھ تقریبات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بنی۔ ڈرامہ سوسائٹی بنی۔ ڈیبیٹنگ سوسائٹی بنی۔ ہسٹاریکل سوسائٹی بنی۔ ان سوسائٹیوں میں طالب علم مختلف امور میں حصہ لیتے تھے۔ 1954ء میں اس سکول کی عمارت پایہ تکمیل کو پہنچی اور اس طرح یہ اپنی عمارت میں منتقل ہو گیا۔ انہوں نے اس مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ اس سکول کا چلانا احمدیہ جماعت غانا کا ایک عظیم کارنامہ ہے اور اس سے پہلے تقریباً بیس سال تک احمدیہ جماعت نے ملک کے مختلف حصوں میں پرائمری سکول چلائے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب غانا کا احمدیہ سیکنڈری سکول کھلا تھا تو حضرت امام جماعت الثانی کا نائیجیریا کے مربی انچارج کو ارشاد ملا کہ آپ بھی اپنے طالب علموں کو وہاں مزید تعلیم کے لئے بھجیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے دست و بازو بن سکیں۔ چنانچہ اس سکول کے آغاز ہی میں دو طالب علموں کو بھیجا گیا جن میں سے ایک تو بیمار ہو کر واپس آ گئے اور دوسرے مدثر ابی اولا نے اپنی تعلیم مکمل کی اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کے بعد حکومتی اداروں میں ملازم ہو گئے۔ چنانچہ چند سال کی ملازمت کے بعد آپ کو فارن آفس میں لے لیا گیا اور بعد ازاں مختلف ممالک میں بطور سفیر بھی آپ نے کام کیا۔ اس احمدیہ سیکنڈری سکول کے سب سے پہلے پرنسپل ڈاکٹر ایس۔ بی۔ احمد۔ پی۔ ایچ ڈی تھے۔

نسیم سیفی

ایک نئی بات

امریکہ میں ایک ایسوسی ایشن ہے جسے آس کہتے ہیں۔ آس بنا ہے اے اور ایس سے۔ اس کا پورا نام ہے ایسوسی ایشن آف سائنس۔ یہ ایسوسی ایشن اس بات کا جائزہ لیتی رہتی ہے کہ دنیا بھر میں سائنس دانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اور کہاں کہاں ان کے کام میں روک ڈالی جاتی ہے اور کون کون سی حکومت ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنے ملک میں سائنس کے فروغ کا باعث بنتی ہے۔ حال ہی میں اس ایسوسی ایشن نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کئی ملک ایسے ہیں جہاں پر سائنس دانوں کو ہراسان کیا جاتا ہے انہیں اپنے کام میں آزادی نہیں ہے۔ بعض اوقات انہیں حراست میں لے لیا جاتا ہے اور انہیں ایذائیں دی جاتی ہیں۔ ان ملکوں میں خاص طور پر شام 'لیبیا' چین' ایتھوپیا' اور کیوبا کا نام لیا گیا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ چونکہ یہ لوگ لکھے پڑھے ہوتے ہیں اور اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں اس لئے سائنس کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار کا بھی لحاظ رکھتے ہیں اور عوام الناس کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے اگر انسانی اقدار کی پامالی کی کوئی بات سامنے آئے تو یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ متعدد ممالک میں اکثر سائنس دان ایسی سوسائٹیوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں جو انسانی اقدار کو فروغ دینا چاہیں اور جو حکومتیں ان باتوں کو اپنی راہ میں رکاوٹ سمجھتی ہیں وہ ان سائنس دانوں کے اعزاز کا خیال نہ رکھتے ہوئے انہیں ہراساں کرتی ہیں اور انہیں ایذاء پہنچاتی ہیں۔ انہیں مطالعہ اور تحقیق سے روک دیا جاتا ہے حالانکہ ان کا مطالعہ اور ان کی تحقیق اولاً ان کے اپنے ملک ہی کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ انسانی حقوق اور جمہوریت کی تحریکوں میں پیش پیش رہتے ہیں اور ان باتوں کو کوئی حکومت اپنی مرضی کے خلاف برداشت نہیں کر سکتی اس لئے وہ انہیں اس کام سے روکنے کے درپے رہتی ہے۔ حالانکہ سائنس دان کو تو ایسی آزادی کی ضرورت ہے کہ وہ دنیا بھر کے سائنس دانوں سے گفتگو کر سکے۔ ان کی تحقیق سے واقفیت حاصل کر کے اسے آگے بڑھانے کی کوشش کر سکے۔ افریقہ اور بعض دوسرے ممالک میں جو سائنس دان ہیں ان کے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ

محترمہ سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق بعض باتیں ستارہ مظفر پہلے بیان کر چکی ہیں۔ مزید لکھتی ہیں:

آپ اپنے سپرد کئے گئے ہر کام کو انتہائی محنت اور توجہ سے خود بھی کرتیں اور دوسروں سے بھی کرواتیں۔ جب تک کام پایہ تکمیل کو پہنچ نہ جاتا چین سے نہ بیٹھتیں۔ ادھورا کام کرنا آپ کو سخت ناپسند تھا۔

1945ء میں الیکشن کے ہنگامی کام کے موقعہ پر ہر بالغ ووٹر عورت کو خواندہ بنانے کی مہم شروع ہوئی تو آپ تعلیم نسواں کے اس کام کی انچارج تھیں۔ طبیعت خراب ہونے کے باوجود لگاتار بیس بیس گھنٹے کام کرتی رہیں۔ آپ کی نگرانی میں قادیان اور اس کے گرد کے دیہات ہرونگل۔ بھینی قادر آباد۔ احمد آباد ہر جگہ عورتوں کو (سوائے نابینا اور معذور کے) تھوڑے عرصہ میں تمام عورتوں کو دستخط کرنا اور معمولی اردو پڑھنا۔ لکھنا سکھا دیا گیا۔ ہر جگہ تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ انسپکٹریس مقرر کر کے ان کا امتحان لیا گیا۔ پھر تسلی ہوئی۔ آپ کے رعب اور وقار کی وجہ سے شروع شروع میں خواتین آپ کے ساتھ کام کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتیں۔ لیکن جب وہ انتہائی محنت اور لگن سے کام کرتیں تو آپ کی محبت و شفقت۔ بے تکلفی اور دعاؤں کی مورد ہو جاتیں۔

آپ کی انتھک محنت اور حسن انتظام کی وجہ سے الیکشن کے کام کے سلسلہ میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے مستورات کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ "مردوں کے مقابلہ میں عورتوں نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو روح ہماری عورتوں نے دکھائی ہے۔ اگر وہی روح ہمارے مردوں کے اندر کام کرنے لگ جائے تو ہمارا اغلبہ سو سال پہلے آجائے۔ اگر مردوں میں بھی وہی دیوانگی اور وہی جنون پیدا ہو جائے جس کا عورتوں نے اس موقعہ پر مظاہرہ کیا ہے تو ہماری فتح کا دن بہت ہی قریب آجائے عورتوں نے اس دیوانگی سے کام کیا ہے کہ ان میں سے بعض کی شکلیں تک پہچانی نہیں جاتیں۔ انہوں نے کھانے کی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے آرام کی پرواہ نہیں کی اور ایسی محنت سے کام کیا کہ میں کہتا ہوں ان میں سے کسی کا تین سیر کسی کا چار سیر اور کسی کا پانچ سیر وزن کم ہو گیا ہے"

اور پھر جب مستورات بیماری معذوری ہر حالت چاہے زچگی کی تکالیف ہوں کتنی بھی مجبوری ہو ہر حالت میں ووٹ ڈالنے آئیں اور بعض کی یہ حالت تھی کہ چل نہ سکتی تھیں۔ بعض ڈولیوں میں آئیں۔ بعض ووٹ ڈالتے ہی بے ہوش ہو گئیں مگر اپنا فرض پورا کیا تو حضرت صاحب نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عورتوں نے الیکشن میں قربانی کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان کے اس ذکر کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے۔ اور بار بار جماعت کے سامنے اس واقعہ کو لایا جائے۔ انہوں نے بے نظیر قربانی اور نہایت اعلیٰ درجہ کی جان نثاری کا ثبوت دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ مردوں سے قومی کاموں میں آگے نکل گئی ہیں"

مجاہدین کے لئے آپ کی خدمات

عورتوں سے متعلق اکثر ہنگامی کام حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ کے سپرد ہوتے۔ آپ ان کاموں کو انتہائی جذبہ کے ساتھ سرانجام دیتیں۔ ہر کام پہلے خود کرتیں اور معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہ کرتیں۔ اور ساتھ کام کرنے والی کارکنات میں بھی خدمت کا وہی جذبہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتیں۔

1948ء میں فرقان فورس کے احمدی مجاہدین کشمیر کے محاذ پر شجاعت کے عظیم کارنامے سرانجام دے رہے تھے۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے مہیا کی گئی ان مجاہدین کی وردیوں کی اصلاح و مرمت کی ضرورت تھی۔ مسلسل تین ماہ تک احمدی مستورات حضرت سیدہ ام داؤد کی نگرانی میں کام کرتی رہیں۔ وردیوں کے بٹن لگائے جاتے کاج درست کئے جاتے حسب ضرورت پیوند لگائے جاتے۔ ہر قمیض پر دو بیج لگائے جاتے۔ خاکی زین کے بٹوے تیار کئے جاتے جس میں قینچی چاقو پنسل سوئی دھاگہ کنگھی اور پاکٹ بک رکھی جاتی۔ مستورات صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک وردیوں کی درستی کا کام سرانجام دیتیں ان مستورات نے انتہائی محنت اور ذوق و شوق سے ہنگامی جنگی کاموں میں مدد دے کر ثواب عظیم حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ کی مہمان خواتین کی مہمان داری

آپ 1922ء سے 1952 تک بغیر ناغہ ناظمہ جلسہ سالانہ رہی ہیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ فرماتی ہیں:۔

جب سے عورتوں کی مہمان نوازی کا انتظام لجنہ کے سپرد ہوا آپ نے جو جماعت کی خواتین میں چھوٹی ممانی جان اور سیدہ ام داؤد کے لقب سے مشہور تھیں تا وفات ہر فریضہ سرانجام دیا۔ نہ صرف خود انتہائی محنت اور خلوص سے بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کارکنات کو آپ نے جلسہ سالانہ کا انتظام کرنے کی تربیت دی اور آج جو شاندار انتظام لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں عورتوں کے قیام و طعام کا کیا جاتا ہے یہ سب مرہون منت ہے حضرت سیدہ ام داؤد کی ابتدائی خدمات اور ان کی تربیت کا۔ بسا اوقات آپ ساری ساری رات جاگی ہیں۔ ایک ایک سے ملتیں۔ عورتوں کی ضروریات کا پتہ کرتیں۔ کارکنات کی نگرانی فرماتیں۔ کہ صحیح کام ہو رہا ہے یا نہیں اور ان کی سعی اور محبت اور انتھک محنت اور نگرانی کے ذریعے ان سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں خواتین اور بچیوں نے تربیت حاصل کی۔ اور صحیح رنگ میں کام اور خدمت کرنا سیکھا۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں آپ کو باوجود کمزور صحت کے نہ غذا کا خیال ہوتا نہ لباس کا نہ آرام کا۔ صرف ایک ہی خیال پیش نظر رہتا کہ جلسہ پر آئی ہوئی مہمان مستورات میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ انتظامات میں کوئی نقص نہ رہ جائے۔ کبھی ایک جگہ نگرانی کرتی نظر آتیں۔ تھوڑی دیر بعد دوسری جگہ پہنچی ہوتیں۔ غرض ہر طرف نظر ہوتی۔

بعض دفعہ جلسہ سالانہ پر آپ اس قدر بیمار ہوتیں کہ بستر پر لیٹے لیٹے کام کرنے کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ ایسی صورت میں بھی ہمت نہ ہارتیں۔ کارکنات کو لیٹے لیٹے ہدایات دیتیں رپورٹیں لیتیں۔ نقشے بنواتیں۔ بظاہر وہ کارکنات کام کرتی نظر آتیں لیکن اس سارے کام کی تاریں آپ ہلا رہی ہوتیں۔ اپریل 1949ء میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ نئے مرکز میں پہلے جلسے کا انتظام کرنا بہت کٹھن اور نازک کام تھا۔ ناظمہ جلسہ سالانہ آپ کو مقرر کیا گیا۔ جلسہ سالانہ سے دو دن قبل حضرت صاحب نے رتن باغ کی مختلف عمارتوں میں مقیم کم و بیش دو صد مستورات (جو کہ زیادہ تر درویشان قادیان اور مربیوں کے اہل و عیال تھے اور کچھ بے سہارا اور معذور مستورات تھیں) کو ربوہ لے جانے کا ارشاد فرمایا۔ ان مستورات کو انتظام کے تحت لے جانا اور قیام کا انتظام کرنا بہت ذمہ داری کا کام تھا۔ آپ اس قافلے کو لے کر کمزور اور بیمار ہونے کے باوجود بذریعہ ریل مستورات کے ساتھ ربوہ پہنچیں اور اس وقت تک سٹیشن پر تشریف فرما رہیں جب تک تمام مستورات کو ان کے سامنے جائے قیام تک بھجوا نہیں دیا گیا۔ اور سفر کی کوفت کے باوجود آرام نہ کیا۔ بلکہ مستورات کو کھانا کھلایا ہر قسم کی ضروریات کا انتظام فرمایا۔ اس جلسہ میں قیام گاہ میں بہت گرمی تھی۔ آپ دن رات کام کرتیں۔

ہر مہمان عورت تک خود پہنچ کر تکالیف دور کرتیں۔ ہر نقص دور کرتیں۔ کہیں روشنی کے گیس لگواتیں کہیں پانی کا انتظام کرتیں۔ پانی کے انتظام کا جائزہ لیتیں۔ ہر کارکن سے رپورٹ سن کر اگلے دن کی ہدایات دیتیں۔ چاہے رات کے دو بج جائیں۔ ہر کام صحیح طریق پر ختم کر کے آرام فرماتیں۔

بقیہ صفحہ 4

فروغ کے لئے کام کیا جا سکے۔

اس ایسوسی ایشن نے دعویٰ کیا ہے کہ اب تک اس نے 36 سائنس دانوں کی رہائی ممکن بنائی ہے۔ ان 36 سائنس دانوں کو باوجود معزز پیشے کے اور اپنے ملک اور ساری دنیا کی بہبود کے کام کرنے کے دہشت گری کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور انہیں سزائیں بھی دی گئیں۔ ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ سائنس دان صرف سائنس ہی کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ انسانی حقوق کا بھی خیال رکھتے ہیں اور جہاں کہیں وہ دیکھتے ہیں کہ انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے وہاں آگے بڑھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 1992ء میں 409 سائنس دانوں کو یا ہراساں کیا گیا یا حراست میں لیا گیا اور اب 1995ء میں ان کی تعداد بڑھ کر 564 ہو گئی ہے۔ جوں جوں دنیا میں دہشت گردی پھیلتی جا رہی ہے اور حکومتیں اس سے پریشان ہو رہی ہیں بلکہ بعض اوقات بعض حکومتیں بھی اس میں حصہ دار بن جاتی ہیں۔ سائنس دانوں پر عذاب نازل ہونے شروع ہو گئے ہیں اور انسانیت کے لئے یہ بات نہایت خطرناک ہے۔ انسانی تمدن اور تہذیب کے فروغ میں جو کردار سائنس دان ادا کرتے ہیں وہ دوسرے لوگ کم ہی ادا کر سکتے ہیں۔

یہ "آس" کی بات تو ہم نے اب سنی ہے اس سے پہلے ہمارے سب سے نمایاں سائنس دان ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام جو اپنی تعلیم مکمل کر کے پاکستان آگئے تھے اور گورنمنٹ کالج میں ان کی تقرری ہوئی تھی۔ لیکن کسی نہ کسی طرح انہیں تنگ کیا جاتا رہا۔ انہیں کام نہ کرنے دیا گیا بلکہ دوسری مصروفیات میں انہیں الجھانے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ کسی اور جگہ جا کر اپنے کام کو جاری رکھیں گے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ ڈاکٹر سلام نے ساری دنیا کے سائنس دانوں کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اور سائنس کے فروغ کے لئے خاص طور پر تیسری دنیا میں انہوں نے کس قدر دنیا میں کوششیں کی ہیں اور یہ کوششیں خدا کے فضل سے خاصی حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔

یہاں یہ کہہ دینا بھی مناسب ہے کہ آج کل ڈاکٹر سلام صاحب زیادہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے اور فعال لمبی زندگی سے نوازے کہ ان کا وجود دنیا بھر کے لئے نہایت مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بطروس غالی کی پیشکش

خبروں کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی یہ کہتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کا معاملہ پاکستان اور بھارت کا دو طرفہ معاملہ ہے اور انہوں نے اس کے حل کے لئے اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں۔ لیکن ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ ہندوستان کسی طرح یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی تیسری پارٹی اس معاملے میں دخل دے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان نے بطروس غالی کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے نمائندے نے مزید یہ بھی کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں مزاحمت کی جو کارروائیاں ہو رہی ہیں اور جس طرح سے تشدد کو عمل میں لایا جا رہا ہے اس کی پشت پناہی پاکستان کر رہا ہے۔ پاکستان نے متعدد بار اس بات کی تردید کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے حالات میں اس کا کوئی ہاتھ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادی ملنا چاہئے اور وہ اپنی جنگ خود لڑ رہے ہیں۔

○○○

صدر مملکت کی صحافیوں کو نصیحت

ایک کانفرنس جو کہ گذشتہ دنوں الحمراء میں منعقد کی گئی۔ اس میں خطاب کرنے کے بعد صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ انہیں چاہئے کہ وہ ہر موضوع پر پوری پوری تیاری کیا کریں اور جب وہ سوال پوچھیں تو ان کے سوال موضوع کے متعلق ہونے چاہئیں اسی طرح آپ نے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں سے کہا کہ وہ صحافیوں کو ان کے کام سے روکنے کی کوشش نہ کریں۔ خاص طور پر جب وہ مجھ سے ملنے آئیں تو ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کرنی چاہئے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض دفعہ صحافی کسی کا' بلکہ ان کا بھی بیان درج کرتے ہوئے احتیاط نہیں کرتے۔ جب وہ مجھ سے بات کرتے ہیں یا کسی اور سے بات کرتے ہیں تو وہ وٹو اور ککئی کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ اسے سیاسی خبر بنا کر اچھالا جاتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے بعض دفعہ غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

○○○

خلیج میں ایرانی جنگی مشقیں

ایرانی فوجوں نے آبنائے ہرمز میں جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ ایران عراق جنگ 1980ء۔ 1988ء کے آغاز کی پندرہویں سالگرہ کی تقریبات منانے کے لئے یہ مشقیں منعقد کی جا رہی ہیں۔

ان چار روزہ جنگی مشقوں کو "خیبر" کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس میں نیوی' ائرفورس اور انقلابی گارڈز حصہ لے رہے ہیں۔ اسلامک ری پبلک نیوز ایجنسی نے بتایا کہ ان مشقوں کا مقصد جنگی اعتبار سے اپنی تیاری کو تازہ رکھنا ہے۔

یاد رہے کہ آبنائے ہرمز میں دنیا بھر کی تیل کی پیداوار کا پانچواں حصہ بحری جہازوں کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔

ایران میں جمعہ کے روز سے دفاع کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ یہ وہ دن ہے جب 1980ء میں عراقی فوجوں نے ایران پر حملہ کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں بقول ایران اس پر جنگ مسلط کر دی گئی تھی جو آٹھ سال جاری رہی تھی۔

○○○

ترکی کی پہلی خاتون وزیراعظم کا استعفیٰ

ترکی کی پہلی خاتون وزیراعظم مادام تانسو چیلر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے ترکی کی مردوں کی بالادستی کی سیاست میں اپنا راستہ بڑی عزم و ہمت بنایا تھا۔

اکنامکس کی پروفیسر 49 سالہ تانسو چیلر جو ایک امیر کبیر خاتون ہیں ان کو 1993ء میں ملک کا وزیراعظم بنایا گیا تھا۔ وہ سیکولر ملک ترکی کی پہلی خاتون وزیراعظم تھیں انہوں نے اپنے دور اقتدار میں وسیع پیمانے پر اقتصادی اصلاحات متعارف کروائیں۔ جس سے ترکی کی سیاسی صورت حال کئی بار غلط رخ اختیار کر جاتی رہی۔ وہ ایک کے بعد دوسرے بحران میں پھنستی اور نکلتی رہیں۔ جن میں اقتصادی بحرانوں کے علاوہ 11 سال پرانا کردوں کا تنازعہ بھی شامل تھا۔

ان کی وزارت عظمیٰ کا دور صدر سلیمان دیمریل سے اختلافات اور ساتھی مخلوط حکومت کی پارٹیوں کے عدم تعاون سے بھرپور رہا۔ لیکن ان کے زوال کی وجہ یہ بنی کہ وہ اپنی قدامت پسند جماعت ٹروپاتھ پارٹی کے بڑوں کو جمہوری اصلاحات کے بارے میں مطمئن نہ کر سکیں۔ انہوں نے مغربی دنیا سے ان اصلاحات کو بروئے کار لانے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔

صدر سلیمان دیمریل جو ان کی پارٹی کے سابق سربراہ تھے ان کی خواہش تھی کہ دیہاتوں کے پیشہ ور کام کرنے والوں اور تاجروں کو پارٹی کے ساتھ رکھا جائے اور چھوٹے چھوٹے قصبات میں جا کر کام کیا جائے۔

لیکن مادام تانسو چیلر ہمیشہ اپنے مداحوں کو جذباتی اپیلیں کیا کرتی تھیں۔ وہ کہتیں "میں آپ کی ماں ہوں' بہن ہوں۔" وہ یہ باتیں ایسے دور دراز صوبوں میں جا کر کہا کرتیں جہاں فیملی نظام بڑا مضبوط ہوتا ہے۔

مادام چیلر کی مقبولیت کو جن باتوں نے نقصان پہنچایا ان میں ملک میں بڑھتا ہوا افراط زر تھا۔ جو پہلے 150 فی صد تک پہنچ گیا تھا۔ مگر اب سو سے کم رہ گیا تھا۔

اپنے دائیں بازو کے اراکین پارلیمنٹ اور فوج کے دباؤ کے تحت وہ کئی بار اپنا جمہوری پروگرام سمیٹنے پر مجبور ہو گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ 1980-83ء کے فوجی رول کے اثرات اور باقیات کو ختم کر کے ملک کو ایک صحیح معنے میں جمہوری ملک بنا دیا جائے۔

یورپین پارلیمنٹ نے یوروپین یونین کسٹم یونین کے ترکی سے الحاق کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ چیلر کا بھی ترجیحی منصوبہ تھا۔ وہ اس کے ذریعے سے اپنے ملک کا انسانی حقوق کا ریکارڈ بہتر کرنا چاہتی تھیں۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے زیادہ الزامات ترکی کے جنوب مشرقی علاقے سے تعلق رکھتے تھے جہاں پر کردوں کی کردستان ورکرز پارٹی کے ارکان کردوں کی آزادی کے لئے مصروف جنگ تھے۔

مسز چیلر نے اپنے پیش رووں کی طرح سیکیورٹی فورسز کو کردوں سے نبٹنے کے لئے فری ہینڈ دے رکھا تھا۔ اور وہ کردستان کے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے بات چیت سے ہمیشہ انکار کرتی رہیں۔

ان کی فری مارکیٹنگ پالیسیاں اور سخت گیر رویہ برطانیہ کی سابق آئرن لیڈی مسز مارگریٹ تھیچر سے ملتا جلتا تھا۔ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مسز چیلر کی بہت حوصلہ افزائی کی اور ان کی وزارت عظمیٰ کی 1993ء میں ایک ڈنر میں بہت تعریفیں کیں۔

ترکی کی وزیراعظم ایک اور مسلمان ملک کی خاتون وزیراعظم یعنی پاکستان کی بے نظیر بھٹو سے بھی ملتی جلتی تھیں۔ دونوں خواتین نے 1994ء میں جنگ زدہ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو کا ایک خطرات سے پر دورہ کیا اور اس کی دنیا بھر میں بہت شہرت ہوئی۔ اس دورے کا مقصد بوسنیا کے مسلمانوں کی حالت زار کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کروانا تھا۔

مسز چیلر نے 1963ء ترکی کے ایک بزنس مین اوزر اوکوران سے شادی کی۔ جو کہ ان کے سکول کے دنوں کے پسندیدہ ساتھی تھے۔ اور اس شادی کے بعد ان کے خاوند نے اپنی بیوی کا فیملی نام اختیار کیا جو کہ ترکی کے حالات میں کسی عورت کی ایک غیر معمولی کامیابی تھی۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔

اس جوڑے کی ترکی اور امریکہ میں بہت سی جائیدادیں ہیں۔ اور راک ویل میری لینڈ میں ایک آراستہ پیراستہ گھر ہے۔ اور نیو ہیمپشائر میں ایک مکان بھی ان کی ملکیت ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30221 میں نصیرہ بیگم زوجہ مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے اور زیور طلائی 250 ملی گرام مالیتی تین ہزار سات سو پچاس کینیڈین ڈالر اس کے علاوہ دس ڈالر ماہوار حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ بیگم کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 مرزا رشید احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247۔

مسل نمبر 30222 میں میاں مبشر احمد خالد ولد میاں غلام احمد صاحب قوم جٹ لنگڑیال پیشہ ملازمت عمر 37 سال قریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ سو کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت نجی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد خالد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 محمد سالک وصیت نمبر 23866۔

مسل نمبر 30223 میں بشریٰ بیگم باجوہ زوجہ محمد اکرم باجوہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اور زیورات طلائی وزنی چودہ تولہ مالیتی اکیس سو ڈالر اس کے علاوہ دس کینیڈین ڈالر ماہوار حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم باجوہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد اکرم باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 این این محمد سالک وصیت نمبر23866۔

مسل نمبر 30224 میں سیدہ صائمہ شاہ بنت سید نصیر احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موتیوں کا ہار مالیتی 239 کینیڈین ڈالر اور گھڑی مالیتی 59 کینیڈین ڈالر اس کے لئے ماہوار دس کینیڈین ڈالر حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ صائمہ شاہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد شاہ والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 30225 میں سیدہ بشریٰ شاہ بنت سید نصیر احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موتیوں کا ہار مالیتی 239 کینیڈین ڈالر اور گھڑی مالیتی 59 کینیڈین ڈالر اس کے لئے ماہوار دس کینیڈین ڈالر حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ بشریٰ شاہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد شاہ والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا۔

بقیہ صفحہ 1

ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں۔ جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے، شور ڈالتے، ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سردرد بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں، جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا ہی اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا ضاع ہی کیوں نہ ہو، وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورت حال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ، کبھی بلاواسطہ پہنچتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے، اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان کی بدخلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔ جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔ منافقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلسلے سے انحراف کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی چھوٹی باتیں ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں، لیکن جن کے اوپر آئندہ قوموں کی تعمیر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ 24- نومبر 1989ء)

بے دریغ قربانی کرنے کا موقعہ

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

○ فرمایا "ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کام کیلئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے....... اس وقت تک ہمارے ہاتھوں سے کامیابی ہونا مشکل ہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ کے بھائی مکرم محمد اسحاق صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب چک نمبر 7 جنوبی سرگودھا، حال مقیم جرمنی کا پھیپھڑے کا آپریشن ہوا ہے۔ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل ہیں۔

۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

محاسبے کا وقت

○ سال ہذا کے جنوری تا اگست 8۔ ماہ گزر چکے ہیں اگر آپ نے امسال وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا تو آج ہی اپنے نیک ارادہ سے ہمیں مطلع کریں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید

27۔ اکتوبر 1995ء

○ حسب فیصلہ مجلس مشاورت 1991ء کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

(1) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(2) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(3) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

(4) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات وافضال الہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(5) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

1 احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

2 مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3 اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

4 جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں

5 عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں

6 راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں

7 قومی دیانت کا قیام کریں۔

8 مقصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

○ وزارت صنعت حکومت پاکستان کے زیر اہتمام لیدر پراڈکٹس ڈویلپمنٹ سنٹر اڈہ پسروریاں سیالکوٹ (فون نمبر 591404) میں چمڑے کی مصنوعات سکھانے کے مختلف کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے جہاں انڈر میٹرک طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ اکتوبر 1995ء ہے۔ انٹرویو 5۔ اکتوبر کو ہو گا اور کلاسز 8۔ اکتوبر 1995ء سے شروع ہوں گی۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو اخبار "جنگ" لاہور 14 ستمبر 1995ء ص 6

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 3

دوسری تمام اقوام کے نوجوانوں سے زیادہ نمایاں حصہ خدمت خلق میں لیں۔

پس خدام الاحمدیہ کے افسر اس بات کی تحقیق کریں اور جنہوں نے اس موقعہ پر سستی دکھائی ہے انہیں سرزنش کریں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اب اللہ تعالیٰ دوبارہ تمہارا امتحان لینے کے لئے پھر دنیا کے ایک بہت بڑے حصے کو غرق کر دے۔ خدا نے ایک بار تمہارا امتحان لیا اور اس میں تم فیل ہو گئے اور بری طرح فیل ہو گئے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارا دوبارہ امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ دوبارہ لوگوں کو غرق کرے اور پھر سیلابوں سے تباہی آئے۔ یہ سیلاب اور قحط وغیرہ اللہ تعالیٰ کے بعض اور قوانین کے ماتحت آتے ہیں اور اس کی سنت ہے کہ وہ ایسے عذاب مسلسل نہیں بلکہ کچھ عرصے کے بعد بھیجا کرتا ہے۔ ایسے موقعہ پر خدمت خلق کرنے والی جماعتیں اپنے آپ کو پاس کرا لیتی ہیں مگر جو لوگ خدمت سے محروم رہتے ہیں وہ نیکی کے ایک بہت بڑے موقع کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ کراچی سے رینجرز کبھی نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں دہشت گردوں کی کمر توڑ دی گئی ہے دوسرے اور تیسرے درجے کے چار سو دہشت گرد باقی بچے ہیں ان کی قیادت بھی ملک سے بھاگ رہی ہے۔ باقی کے گرد گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مہران رینجرز کو ضروری پولیس اختیارات بھی دے دیئے گئے ہیں۔ موبائل فون اور پیجر سروس دسمبر سے قبل شروع نہیں کریں گے۔ الطاف گروپ نے کراچی کو معاشی طور پر تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی بدامنی میں بھارتی ایجنٹ بھی ملوث ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی کے دہشت گردوں کے قبضے سے جدید کو برا قسم کے 15 وائرلیس سیٹ برآمد کر لئے گئے ہیں۔ اور نگی منی بس کے 12۔ افراد کے قاتل گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی آپریشن دسمبر تک جاری رہے گا۔

○ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر پرناب مکرجی نے کہا ہے کہ امریکہ نے بھارت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اب اسلحہ کی بدترین دوڑ شروع ہو گی انہوں نے امریکی سینٹ میں براؤن ترمیم کی منظوری کو "بدقسمتی" قرار دیا انہوں نے کہا کہ پاکستان ہوش مندی سے کام لیتے ہوئے بھارت کے ساتھ مذاکرات کرے۔

○ کھاریاں میں ایک بینک کو بم پھینک کر لوٹ لیا گیا۔ دو فوجیوں سمیت چار افراد زخمی ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے پہلے سوزوکی کار کرایہ پر لی پھر پٹرول پمپ پر ڈرائیور سے کار چھینی اور پھر نیشنل بینک جا کر جاتے ہی بم پھینک کر بینک سے 9 لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ کراچی میں تشدد اور فائرنگ سے دو پولیس اہلکاروں سمیت 13۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایم کیو ایم کے دو کارکن بھی شامل تھے جو پولیس مقابلے میں ہلاک ہوئے ان کے چار دیگر ساتھی فائرنگ کی آڑ میں فرار ہو گئے۔ اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے قمبر علی خان میں سوئی گیس کی فراہمی کے منصوبے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ عوام دعا کریں کہ موجودہ حکومت قائم و دائم رہے۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں لوٹ مار کرنے والے 6 ملزم مقابلے کے بعد جدید اسلحہ سمیت گرفتار کر لئے گئے۔ کراچی میں ڈکیتی اور رہزنی کی 25 وارداتوں میں لاکھوں روپے کا سامان اور 15 گاڑیاں چھین لی گئیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کے استحکام کے لئے اپوزیشن دنیا کے کسی بھی ملک سے بات چیت کرنے پر تیار ہے۔ امریکہ سے اسلحہ کی فراہمی خوش آئند ہے لیکن ہم پر کسی نے احسان نہیں کیا۔

○ حکومت نے ری کنڈیشنڈ گاڑیوں کی درآمد پر سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ نیشنل بینک کھروڑ پکا میں ڈکیتی میں ڈاکو 18 لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گیا۔

○ مسلم لیگوں کے اتحاد کے لئے نواز شریف نے مذاکراتی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ تین رکنی کمیٹی میں عبد المجید ملک' میاں اظہر اور الٰہی بخش سومرو شامل ہیں۔ ان کو جونیجو لیگ سے فوری رابطے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ پنجاب میں وزارتوں کے مسئلے پر جونیجو لیگ کا اجلاس اختلافات کی نذر ہو گیا۔ چوہدری صداقت واک آؤٹ کر گئے۔ مسلم لیگ اور اس کے اتحادی تیس ارکان میں سے ہر شخص وزیر بننا چاہتا ہے۔

○ سینٹ میں حکومت نے اعتراف کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے سابق جج مسٹر جسٹس محمد رفیق تارڑ کی پنشن کا معاملہ سرخ فیتے کا شکار ہے۔ وزیر مملکت برائے قانون نے کہا کہ حکومت ریٹائرڈ جج کو سزا نہیں دے رہی۔ واضح رہے کہ فاضل جج کو ریٹائر ہوئے 11 ماہ ہو چکے ہیں۔

حُسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت -/6
زرگل ہیئر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو ترو تازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت -/20
حُسن نکھار کریم — کیل، مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت -/10
حُسن نکھار اُبٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت -/12
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت -/12
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون:- 212434-211434 (04524)

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر عارف نکئی نے کہا ہے کہ میں بے اختیار نہیں عوام کی خدمت نہ کر سکا تو وزارت اعلیٰ چھوڑ دوں گا۔ پنجاب حکومت مدت پوری کرے گی۔ خاتمے کی افواہیں پھیلانے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ عوام اپنے مسائل کے حل کے لئے ہر وقت میرے پاس آسکتے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم بے شک پورا مہینہ ہڑتال کرے۔ اگر لوگوں نے اسے جوتے نہ مارے تو میرا نام بدل دیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم خواندگی کی شرح دو برس میں دو گنا کر دیں گے۔

○ ایم کیو ایم نے اپنا ایک چار نکاتی فارمولا پیش کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کراچی میں چھاپے ہماری اجازت سے مارے جائیں۔ مہاجر اکثریت کے علاقوں کے محاصرے ختم کئے جائیں۔ اب تک گرفتار کئے گئے تمام افراد رہا کر دیئے جائیں۔

○ سینٹ میں اس وقت سخت ہنگامہ ہو گیا جب سینیٹر قاضی حسین احمد نے الزام لگایا کہ بعض وزراء کھلم کھلا شراب نوشی کرتے ہیں۔ اور بیشتر صوم و صلوۃ کے پابند نہیں۔ اس پر حکومتی ارکان نے شور مچا دیا۔

○ وزیر اعظم نے تاجروں کے مطالبے پر جمعہ کی چھٹی ختم کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ تاہم حکومت اس بات کا حتمی اعلان نواز شریف کی طرف سے گرین سگنل ملنے پر کرے گی۔ تاجروں کا موقف ہے کہ جمعہ کی تعطیل سے ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اقتصادی رابطہ کٹ جاتا ہے۔ جبکہ اسلام نے بھی جمعہ کی لازمی تعطیل کا کوئی حکم نہیں دیا۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کو راضی کر لیں تو اعلان کر دیا جائے گا۔

خواتین کی
مستورات اور بچوں کے پوشیدہ امراض کا علاج
لیکوریا
سیلان الرحم
مطب حمید
پنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.
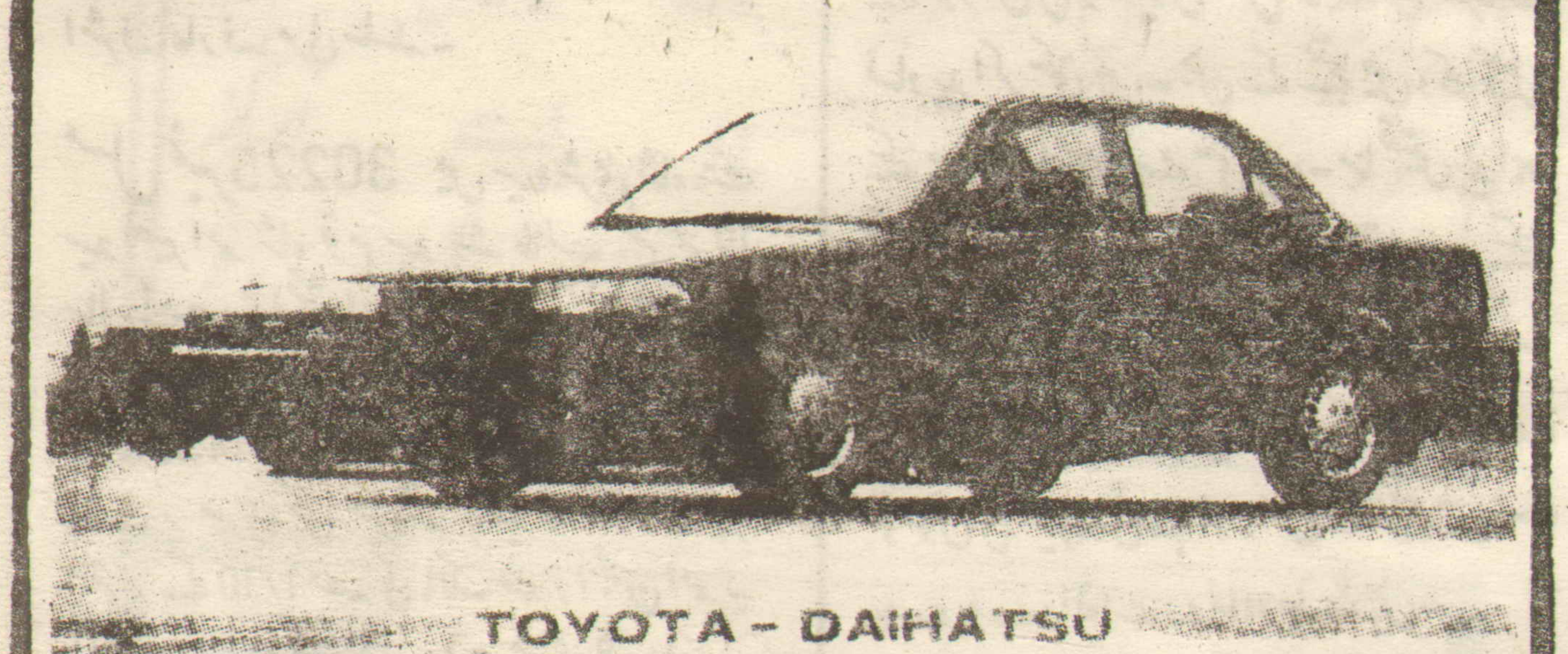
TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹